

## 89743-بدعیتی تقریبات میں انعامی مقابله

### سوال

ہماری مساجد میں (ماہ رمضان میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں...) دینی تقریبات کے موقع پر انعامی مقابله کا اہتمام کیا جاتا ہے، تو کیا یہ انعام لینے جائز ہیں؟

### پسندیدہ جواب

اول :

امت اسلامیہ کے لیے عید اور تواریخ معرفت ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کو بیان کیا گیا ہے، اور لوگوں کو ان کا خیال رکھنے پر ابھارا گیا ہے، ان تواروں اور موسویں میں رمضان المبارک کی خیر و برکت کا موسم اور عید الفطر اور عید الاضحی اور عشرہ ذوالحجہ، اور یوم عاشوراء کا روزہ ہے۔

ان میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شامل نہیں، کیونکہ اس روز کے متعلق نہ تو شریعت میں کسی عبادت کی تخصیص ہے، اور نہ ہی کسی شعار اپنانے اور کوئی تقریب منعقد کرنے کی، بلکہ نہ تو صحابہ کرام نے اور نہ ہی تابعین عظام نے اور نہ ہی ان کے بعد آنے والے آئمہ کرام نے عید میلاد النبی منانی، اس لیے اگر کوئی شخص بھی ان کی جانب شریعت سے کچھ نسب کرتا ہے تو اس نے بدعت کا ارتکاب کیا، اور اس نے دین میں وہ چیزیں مجاہد کی جو دین میں نہ تھی، ہماری اس ویب سائٹ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن منانے کے بعدت ہونے کا بیان کئی ایک سوالات کے جوابات میں ہوا ہے۔

آپ اس کی تفصیل درج ذیل سوالات میں دیکھ سکتے ہیں :

سوال نمبر (5219) اور (10070) اور (13810) اور (20889) اور (70317) کے جوابات۔

دوم :

بلکہ اس دن انعامی مقابله منعقد کرنا اس دن کو منانے اور اس کا جشن منانا شمار ہوتا ہے، اور اسی میں شامل ہوتا ہے جو اسے عید مانتا ہے، اس لیے اس میں شریک ہونا یا پھر اس بدعیتی موقع پر منعقد ہونے والے انعامی مقابله میں شریک ہونا جائز نہیں وگرنہ اس میں شریک ہونا بھی بدعت شمار ہوگا، اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ ہمیں اس بدعت سے سلامتی و عافیت عطا فرمائے۔

مستقل فتاویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

امت

امت اسلامیہ کی معاونت کرتے ہوئے آپ کی اس مسئلہ میں کیا رائے ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر سکول اور فکیڑی اور اداروں وغیرہ میں چھٹی کرنا، اور تقاریر اور لیپکھ اور عظ کرنا، جیسا کہ ہمارے ہاں افریقہ میں کیا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

کمیٹی کا جواب یہ تھا :

میلاد النبی کی جشن منانا اور اس دن پھٹی کرنا بدعت ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو خود ایسا کیا، اور نہ ہی ان کے صحابہ کرام نے ایسا کیا۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے :

"جس کسی نے بھی ہمارے اس معاملہ میں کوئی نتی پیز لس بجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ رد ہے" انتہی۔

دیکھیں : فتاویٰ الحجۃ الدائمة للجھوٹ العلیمیہ والافتاء (3/25).

سوم :

رجی شرعی تقریبات مثلاً ماه رمضان وغیرہ تو یہ مشرع ہے بلکہ اس کی یاد ہانی کرنا محتب ہے، اور رمضان المبارک کے فضائل اور پہچان کرنا اور اس میں محتب اعمال بتانا، اور اس ماه مبارک میں جواہر و ثواب ہے لوگوں کے علم میں لانا، اور درس اور تفاریر اور کنوش منعقد کرنا شرعی خیر و بحلانی کے مواسم کی تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اور شرعی تقریبات کو زندہ کرنے کے وسائل میں علمی انعامی مقابلہ جات، اور حفظ القرآن کے مقابلے میں کرنا کیونکہ اس ماه مبارک میں لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور قرآن مجید کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کی کوشش و جد و حمد کرتے ہیں، اور دینی احکام کی تعلیم کی طرف راغب ہوتے ہیں، اس لیے اس طرح کے انعامی مقابلے منعقد کرنا اور اس میں شرکت ان شاء اللہ صیح ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

چارم :

ہماری اس ویب سائٹ پر مختلف قسم کے انعامی مقابلہ جات میں انعامات رکھنے کا تفصیلی بیان موجود ہے، اور صیح یہ ہے کہ اگر وہ انعامی مقابلہ خیر و بحلانی اور دینی یاد نیا وی فائدہ پر مشتمل ہو، بلکہ احافت نے تو علم و حساب کے مقابلہ میں عوض کے جواز کو خاص کر بیان کیا ہے۔

فتاویٰ الحندیہ میں درج ہے :

"جب اس جیسے کسی فقیہ بنے والے نے کہا: آؤ ہم سائل میں مقابلہ کریں، اگر تم صیح بیان کرو اور میں غلطی کر گیا تو آپ کو اتنا اتنا دونگا، اور اگر میں نے صیح بیان کیا اور تم غلطی کر گئے تو میں آپ سے کچھ نہیں لونگا، یہ جائز ہے" انتہی۔

دیکھیں : الفتاویٰ الحندیہ (5/324).

مزید آپ دیکھیں : رد المحتار (6/404).

واللہ اعلم۔